آدم اور موسی علیہما السلام میں مباحثہ ہوا موسی علیہ السلام نے ان سے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہی ہماری محرومی کا سبب بنے اور آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا (اس پر) آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: اے موسی! آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لیے منتخب کیا اور آپ کے لیے اپنے ہاتھ سے تورات کو لکھا کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ چنانچہ آدم علیہ السلام (دلیل میں) موسی علیہ السلام پر غالب آگئے آدم علیہ السلام (دلیل میں) موسی علیہ السلام پر غالب آگئے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم اور موسی علیہما السلام میں مباحثہ ہوا موسی علیہ السلام نے ان سے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہی ہماری محرومی کا سبب بنے اور آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا (اس پر) آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: اے موسی! آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لیے منتخب کیا اور آپ کے لیے اپنے ہاتھ سے تورات کو لکھا کیا آپ مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ چنانچہ آدم علیہ السلام (دلیل میں) موسی علیہ السلام پر غالب آگئے آدم علیہ السلام (دلیل میں) موسی علیہ السلام پر غالب آگئے“

[صحیح] [متفق علیہ]

”آدم اور موسی علیہما السلام میں مباحثہ ہوا“ یعنی ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کے سامنے اپنی دلیل بیان کی ممکن ہے کہ ایسا موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوا ہو یا پھر خواب میں ہوا ہو کیونکہ انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں اس طرح کی بات کو تسلیم کرنا ضروری ہے، اور ہم اس کی حقیقت سے آگاہ ہونے سے قاصر ہیں ”موسی علیہ السلام نے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہی ہماری محرومی کا سبب بنے اور آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا“ یعنی آپ اس غلطی کے سبب ہماری محرومی اور دوری کی وجہ بنے جس کی وجہ سے آپ کو جنت سے نکال دیا گیا اور پھر ہم بھی شیطانوں کے بہکاؤں کے برسرِ پیکار ہوگئے ”آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: اے موسی! آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لیے منتخب کیا“ یعنی اپنا کلام سنانے کے لیے اللہ نے آپ کو چنا تمام رسولوں میں سے صرف موسی علیہ السلام کا یہ خاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر کسی واسطہ کے ان سے ہم کلام ہوا اور انہیں اپنا وہ کلام سنایا جو اللہ کی طرف سے انہی کے لیے تھا ”اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے (تورات کو) لکھا“ یعنی توریت کو اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے لکھا ہمارے اوپر واجب ہے کہ ہم اس بات پر بغیر کسی تکییف و تعطیل اور بنا کسی تحریف و تمثیل کے ایمان لائیں ”کیا آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جو اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے میرے لیے مقدر کر دی تھی؟“ یعنی ایک ایسی بات پر آپ مجھے کیسے ملامت کر رہے ہیں جسے اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے لوح محفوظ میں اور توریت کے صحیفوں اور اس کی تختیوں میں لکھ دیا تھا ”چنانچہ آدم علیہ السلام دلیل میں موسی علیہ السلام پر غالب آگئے“ یعنی حجت کے ذریعے ان پر غالب آ گئے آدم علیہ السلام کی موسی علیہ السلام پر حجت یہ تھی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو جب آدم علیہ السلام کے بارے میں اس بات کا علم تھا کہ وہ جنت سے نکل کر زمین پر اتر

جائیں گ تو و اللہ ک علم کو کیس رد کر سکت تھ آدم علی السلام کی حجت غالب آ گئی کیونک جو ش نوشتً تقدیر ہو اس میں رد و بدل نہیں ہوسکتا بلک و تقدیر ہوتی ہ جس علیم و قدیر ذات ن متعین کیا ہوتا ہ چنانچ اس ٹالا نہیں جا سکتا اور ن ہی اس ک واقع ہون ک بعد اس کا ازالہ کیا جا سکتا ہ اس تسلیم کر لین ک سوا کوئی چار نہیں ہوتا تاہم جو ش واقع نہیں ہوئی ہ اس میں تقدیر حجت نہیں بن سکتی کیونک انسان کو حکم ہ ک و نیک اعمال کراور برائی س اجتناب کر اور اس نہیں معلوم ک اس ک حق میں کون سی ش مقدر ہ یہاں تک ک و واقع ہو جائ جب کوئی بات واقع ہو جائ اور اس کا ٹالنا ناممکن ہو جائ تو اس وقت و تقدیر ک سپرد کر اور ک: یہ اللہ کی طرف س مقدر تھا اور اس ن جو چاہا کیا اور و اپن گنا پر معافی کا طلب گار ہو اور اپن رب س توبہ کر چنانچ واضح ہو گیا ک آدم علی السلام موسی علی السلام پر اس وقت دلیل میں غالب آ گئ جب موسی علی السلام ن آدم علی السلام کو اس (خطا) پر ملامت کرنا چاہا جس کی بدولت ان کی اولاد مصیبت س دوچار ہوئی آدم علی السلام ن دلیل دی ک یہ مصیبت پہلے س ہی مقدر تھی اور اس کو واقع ہو کر ہی رہنا تھا چاہ مصائب و ہوں جو بندوں ک افعال کی وج س آتے ہیں یا ان ک علاو ہوں، بند پر (ہر صورت میں) صبر و تسلیم ہی واجب ہ، تاہم اس کی بنا پر مجرم س ملامت اور اس کی سزا ساقط نہیں ہوتی

http://www.sunnah.global/hadeeth/ur/show/8317